ہجری کیلنڈر کی خصوصیات

تحریر:- مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمۃ اللہ علیہ

سنہ ہجری کی ابتداء

سنہ ہجری کی ابتداء کیسے ہوئی؟ اس کے متعلق علامہ شبلی نعمانی "الفاروق" میں یوں رقم طراز ہیں:

۲۱ ہجری میں حضرت عمرؓ کے سامنے ایک تحریر پیش ہوئی جس پر صرف شعبان کا لفظ تھا۔ حضرت عمرؓ نے کہا یہ کیونکر معلوم ہو کہ گزشتہ شعبان کا مہینہ مراد ہے یا موجودہ؟ اسی وقت مجلس شوریٰ طلب کی گئی اور ہجری تقویم کے مختلف پہلو زیر بحث آئے جن میں ایک بنیادی پہلو یہ بھی تھا کہ کون سے واقعہ سے سنہ کا آغاز ہو' حضرت علیؓ نے ہجرت نبوی کی رائے دی اور اس پر سب کا اتفاق ہو گیا' حضور اکرم ﷺ نے ۸ ربیع الاول کو ہجرت فرمائی تھی' چونکہ عرب میں سال محرم سے شروع ہوتا ہے لہذا دو مہینے آٹھ دن پیچھے ہٹ کر شروع سال سے سنہ ہجری قائم کیا گیا۔

سنہ ہجری کی ابتداء کے متعلق قاضی سلیمان منصوری صاحب" علامہ شبلی نعمانی سے کچھ اختلافات رکھتے ہیں "رحمۃ للعالمین" میں لکھتے ہیں "اسلام میں سنہ ہجری کا استعمال حضرت عمر فاروقؓ کی خلافت میں جاری ہوا' جمعرات ۳۰/جمادی الثانی ۱۷/ہجری مطابق ۹/۱۲ جولائی ۶۳۸ء حضرت علیؓ کے مشورہ سے محرم کو حسب دستور پہلا مہینہ قرار دیا گیا۔

مزید تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ واقعہ ہجرت سے سنین کے شمار کی ابتداء اس سے بھی بہت پہلے ہو چکی تھی' (تاریخ ابن عساکر جلد ا رسالہ التاریخ للسیوطی بحوالہ تقویم تاریخ) اور یہی بات قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ عرب میں قمری کیلنڈر کا رواج تو پہلے سے ہی موجود تھا اور حضور اکرم ﷺ کی زندگی میں ہجرت کا واقعہ سب سے اہم واقعہ تھا' لہذا اس واقعہ سے سنین کے شمار کا دستور چل نکلا تھا' البتہ عہد فاروقی تک سرکاری مراسلات میں صحیح اور مکمل تاریخ کا اندراج لازمی نہ سمجھا جاتا تھا جسے ایک طرح کی دفتری خامی سے تعبیر کیا جا سکتا ہے اور اس خامی کا علاج حضرت عمرؓ نے مجلس شوریٰ بلا کر کر دیا تھا۔

خصوصیات

اگر ہم سنہ ہجری کا دوسرے مروجہ سنین سے تقابل کر کے دیکھیں تو یہ سن بہت سی باتوں میں ممتاز نظر آتا ہے' مثلاً

(۱) ترمیمات سے مبرا

سنہ ہجری کی بنیاد قمری تقویم پر ہے اور قمری تقویم انسانی اختراعات سے بے نیاز اور بلند ہے' قمری تقویم میں اگر کبھی پیوند کاری کی گئی تو بھی اسے عام قبولیت حاصل نہ ہو سکی' سنہ ہجری کے آغاز سے لے کر آج تک اس میں نہ کوئی ترمیم ہوئی اور نہ آئندہ ہی ہونے کا امکان ہے' کیونکہ اسلام نے اسے حرام قرار دیا ہے' لہذا اس سنہ کی بڑی خصوصیت یہ ہے کہ شروع سے آج تک اپنی مجوزہ صورت میں چلا آتا ہے اور کسی دور میں بھی اس میں ترمیم کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ دنیا کے مروجہ سنین میں سے غالباً کسی میں یہ خصوصیت نہیں پائی جاتی۔

(۲) قدامت بلحاظ صحت و استعمال

اگر چہ بعض دوسرے سنین سنہ ہجری سے بہت پہلے کے معلوم ہوتے ہیں لیکن سب کی باقاعدہ تدوین سنہ ہجری کے بہت بعد ہوئی ہے

☆ یکم محرم سنہ ہجری کو جولین کیلنڈر ۱۶/جولائی ۵۳۳۴ تھا مگر حقیقت میں یہ سنہ اپنے موجودہ طریق پر سنہ ہجری سے ۹۸۹ سال بعد واضح ہوا ہے' یہی سن آخر میں سنہ عیسوی میں تبدیل ہوا جس میں ۱۵۸۲ء تک متعدد بار ترامیم ہوتی رہی ہیں' اس آخری ترمیم کے بعد کا سال بھی ملاحظہ فرمائیے' انگلستان میں ۲ ستمبر

۱۷۵۳ء یوم چہار شنبہ (بمطابق ۳ ذی القعدہ ۱۱۶۵ھ) کو ترمیم کے ذریعہ یعنی ۳ ذی القعد ۱۱۶۵ھ کو ۱۴ ستمبر ۱۷۵۲ء بنا دیا گیا۔ (ص ۳۵۲ رحمۃ للعالمین جلد ۲)

☆ ہجری سمت یکم محرم الحرام سنہ ۱ ہجری کو ۲۶ ساون سمت ۹۷۴ تھا' جو بظاہر سن ہجری سے ۶۷۸ سال پہلے کا معلوم ہوتا ہے مگر ہندو اور یورپین مورخین کی تحقیقات سے ثابت ہوا ہے کہ سب سے پہلے سمت ۸۹۸ ہجری میں یہ سنہ ہجری کے نام سے مشہور ہوا' اس طرح بلحاظ تدوین یہ سن ہجری سے ۲۲۵ سال بعد مدون ہوا۔

☆ سن سکندری سنہ ہجری سے ۹۳۲ سال پہلے کا ہے مگر اپنی موجودہ ہیئت میں نوزائیدہ ہے کیونکہ یہ شروع میں کئی صدیوں تک قمری مہینوں میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔

☆ ابتداء دنیا بھر میں ابتداء سنین کا حساب قمری تقویم کے حساب سے شروع ہوا تھا' جس کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

(۳) مساوات اور ہمہ گیری

اسلام دین فطرت ہے لہٰذا مصالح عامہ پر مبنی ہے' اسلام کی اعلیٰ خصوصیات میں سے ایک خصوصیت مساوات اور ہمہ گیری بھی ہے۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے یہی پسند فرمایا کہ اسلامی مہینے ادلتے بدلتے موسم میں آیا کریں۔ اگر اسلام کبیسہ کے طریقہ کو قبول کر لیتا تو رمضان کا مہینہ (ماہ صیام) کسی ایک مقام پر ہمیشہ ایک ہی موسم میں آیا کرتا جس کا لازمی نتیجہ یہ ہوتا کہ نصف دنیا کے مسلمان جہاں موسم گرم اور دن بڑے ہوتے تو ہمیشہ تنگی اور سختی میں پڑ جاتے اور باقی نصف دنیا کے مسلمان جہاں موسم سرد اور دن چھوٹے ہوتے ہمیشہ کے لئے آسانی میں رہتے' روزہ کے علاوہ سفر حج کا بھی تقریباً یہی حال ہے' پس مساوات و جہانگیری کا تقاضا ہی یہ تھا کہ اسلامی سال قمری حساب پر ہی ہو اور اسے کبیسہ جیسی انسانی اختراعات سے بھی پاک رکھا جائے۔

(۴) دنیوی اغراض کے بجائے روحانی بنیادیں

☆ ہجرت سے آغاز: دنیا بھر کے مروجہ سنین کی ابتداء پر نظر ڈالئے تو معلوم ہوگا کہ کوئی سن کسی بڑے آدمی کی یا بادشاہ کی پیدائش' وفات یا تاجپوشی سے شروع ہوتا ہے یا پھر کسی ارضی یا سماوی حادثہ مثلاً زلزلہ' سیلاب یا طوفان کی تاریخ سے سن ہجری کو ہی یہ اعزاز و شرف حاصل ہے کہ اس کا آغاز دین اسلام کی سربلندی کی خاطر اپنے وطن کو ہمیشہ کیلئے خیرباد کہنا ایک بہت بڑی قربانی ہے اور ایسے واقعات میں ہر شخص کا دل بھر آتا ہے' حضور اکرم ﷺ نے بھی ہجرت کے وقت مکہ کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا: "اے مکہ! تو کتنا پاکیزہ اور مجھے پیارا لگتا ہے' اگر میری قوم مجھے نہ نکالتی تو میں تیرے سوا کہیں نہ رہتا۔ (ترمذی) ظاہر ہے کہ ترک وطن پر انسان صرف اسی صورت میں آمادہ ہو سکتا ہے جب وہ انتہائی مجبور ہو یا کوئی عظیم مقصد اسکے پیش نظر ہو اور مسلمانوں کیلئے یہ مقصد دین اسلام کی سربلندی تھا اور ہجرت کے واقعہ کو سنہ ہجری کی بنیاد قرار دینے کا مقصد ہی یہ تھا کہ مسلمانوں کو ہر نئے سال کے آغاز پر یہ پیغام یاد رہے کہ انھیں اسلام کی سربلندی کے لئے بڑی سے بڑی قربانی سے بھی دریغ نہ کرنا چاہئے۔

☆ رسم و رواج کی حوصلہ شکنی: کسی ملک یا علاقہ کے رسم و رواج عموماً موسم سے گہرا تعلق رکھتے ہیں' میلے' ٹھیلے' تفریحی سفر' گرمیوں کی چھٹیاں' موسم بہار کی تقریبات' مختلف قسم کے محاصل اور نذرانوں کی وصولیوں کے اوقات وغیرہ سب امور موسم سے وابستہ ہوتے ہیں اور موسموں کا تعلق شمسی سال سے ہے لہٰذا جوں جوں مذہب سے لگاؤ کم ہوتا اور بیگانگی بڑھتی جاتی ہے' شمسی سال کے ساتھ لگاؤ بڑھ جاتا ہے' اسی میں پیوندکاری کر کے اسے شمسی سال کے مطابق ڈھال لیا' انتہا یہ ہے کہ آج کل مزاروں کے مجاور اور منتظمین نے بھی زمانہ جاہلیت کے پروہتوں کی طرح عرسوں کی تاریخیں بھی شمسی سال' خواہ بکرمی ہو یا عیسوی' کے مطابق کر رکھی ہیں' عرسوں کا جواز یا عدم جواز بجائے خود ایک الگ مسئلہ ہے' سردست ہم یہ بتلانا چاہتے ہیں کہ ایسی تقریبات جو خالص دینی اور مقدس سمجھی جاتی ہیں۔ ان میں سے ہجری تقویم کو خارج کر دیا گیا ہے' حالانکہ یہ بات اسلامی اقدار کے منافی ہے' اسلام رسم و رواج کو بشرطیکہ وہ جائزہ بھی ہوں ثانوی حیثیت دیتا ہے' اس کا اولین مقصد احکامات و عبادات الٰہی اور شعائر اللہ کا صحیح طور پر اور متعینہ وقت پر تعمیل ہے اسی بناء پر اسلام نے قمری تقویم کو اختیار کیا جو اس کی روح کے عین مطابق ہے۔

☆ ہفتہ کا آغاز جمعہ کے مبارک دن سے ہے: اسلامی تقویم میں ہفتہ کا پہلا دن قرار دیا گیا ہے' یکم محرم الحرام سنہ ہجری کو بھی یہ جمعہ تھا' جمعہ کو اجتماعی طور پر اللہ تعالیٰ کی عبادت اور ذکر کرنے کا دن قرار دیا گیا ہے' گو اس کی

بقیہ صفحہ نمبر 34